واحباب اور مقتدیوں سے حقوق کی معافی طلب کرنے کا کہا پھر فرمایا کہ مالک مکان کہہ رہا ہے کہ کرایہ کا مکان خالی کردو اور سامنے اپنے بنگلہ میں جاؤ اسلئے میں اپنے بنگلہ میں جارہا ہوں۔ روایات کی رو سے اگر دیکھا جائے تو ہر انسان کو موت سے قبل اس کا اخروی ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے۔ شاید انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے جنت میں اپنا ٹھکانہ (بنگلہ) دکھا دیا۔ سورج کے غروب ہوتے ہی ۶۳ برس کی عمر میں آپ کی زندگی کا سورج بھی غروب ہوگیا۔ اناللّٰہ وانا الیہ راجعون ۔

نماز جنازہ اور حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی تعزیت: نماز جنازہ اگلے دن آپ کے برادر بزرگ مولانا عبدالقادر حقانی نے پڑھائی۔ جس میں علاقہ اور گردونواح سے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ خانوادہ حقانی کیساتھ آپ اور آپ کے خاندان کا جو تعلق وعقیدت کا سلسلہ تھا وہ اس بات کا متقاضی تھا کہ آپ کی نماز جنازہ میں بھرپور شرکت کی جاتی، لیکن افسوس کہ وفات کی اطلاع دیر سے موصول ہونے کیوجہ سے رسائی ممکن نہ ہوسکی۔ تاہم تیسرے روز دارالعلوم حقانیہ کا ایک نمائندہ وفد جس میں احقر کے علاوہ برادر محترم مولانا لقمان الحق مدرس دارالعلوم حقانیہ، مولانا سید صاحب حسین حقانی اور مولانا افتخار الحق صدیقی شامل تھے، تعزیت اور فاتحہ خوانی کے لئے مرحوم کے گاؤں تختہ گیا۔ دارالعلوم حقانیہ میں بھی مرحوم کے لئے اجتماعی دعائے مغفرت ورفع درجات کی گئیں اور ختمات قرآن کئے گئے۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سفر پر ہونے کی وجہ سے ۱۹ر فروری ۲۰۰۹ء کو کراچی میں ان کے قائم کردہ مدرسہ تعلیم القرآن تعزیت کے لئے تشریف لے گئے جہاں موصوف کی یاد میں منعقدہ جلسے سے خطاب فرمایا۔ دارالعلوم حقانیہ اور خانوادہ حقانی اس غم اور سانحہ میں مرحوم کے فرزندان، برادر بزرگ مولانا عبدالقادر حقانی و جملہ ورثاء کے ساتھ دل و جاں سے برابر کے شریک ہیں۔ اللھم اغفرہ

بقیہ صفحہ ۴۸ سے: ترجمہ: اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو عرض کیا گیا یارسول اللہ بھائی اگر ظالم ہو تو اس کی کیسے مدد کریں؟ فرمایا اسے ظلم سے روکنا مدد ہے"

بچوں کے حقوق: والدین اور دیگر مخلوقات کے ساتھ اسلام میں بچوں کے واضح حقوق متعین ہیں۔ احادیث نبویؐ کی رو سے بچوں کے حقوق خمسہ کا سراغ ملتا ہے۔ ان حقوق خمسہ میں سے تعلیم وتربیت اور بلوغت تک نان ونفقہ مہیا کرنے کی ذمہ داری والدین پر عائد ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں بچوں سے مشقت لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ والدین کی عدم موجودگی کے قریبی اعزاء اور پھر پورے اسلامی معاشرے پر عائد ہوتا ہے۔ تربیت سے متعلقہ ذمہ داریوں میں سے بچوں کے اخلاقی، ایمانی، جسمانی، روحانی اور نفسیاتی لحاظ سے بہتر واکمل تربیت کا فریضہ والدین پر آجاتا ہے۔ از روئے حدیث بچوں میں صنفی امتیاز کی بھی گنجائش نہیں۔ اور مزید یہ کہ حضورؐ نے مسلمان مرد کو اپنے کنبے کا ذمہ دار قرار دیا ہے اور اس کے اہل وعیال کو اس کی رعیت گردانا ہے۔ حدیث شریف رعیت سے متعلق پوری ذمہ داری کا مطالبہ کرتا ہے۔ (بحوالہ مشکوۃ المصابیح)

(۲) مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی

فضلائے حقانیہ کی تالیفی' تصنیفی اور اشاعتی خدمات

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی' فضلاء حقانیہ کے علمی' ادبی' تحریری' تصنیفی اور تالیفی خدمات پر کام کررہے ہیں۔۔علم و ادب' تحریر اور تصنیف وتالیف سے شغف رکھنے والے تمام فضلاء حقانیہ سے درخواست ہے کہ اپنا مختصر تعارف' خدمات اور تصنیفات وتالیفات کا تعارف مولانا موصوف کے نام بھیجیں تاکہ وہ اس عظیم تاریخی کام کو بہ سہولت آگے بڑھا سکیں۔ رابطہ ایڈریس: مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی' رکن القاسم اکیڈمی' جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ ------- (ادارہ)

مولانا امین الحق کستوئی حقانی

مولانا امین الحق کستوئی حقانی ضلع ژوب بلوچستان کے معروف ومشہور بزرگ پیر طریقت حضرت عبدالحق کستوئی کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی، پھر ژوب اور کوئٹہ کے علماء سے مختلف علوم و فنون میں مہارت حاصل کی۔

درسِ نظامی کی تکمیل کیلئے ۱۹۷۷ء میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تشریف لائے اور چار سال تک پڑھنے کے بعد ۱۹۸۱ء میں سندِ فراغت حاصل کی۔ اس دوران آپ اپنے محبوب اساتذہ کے بہت ہی قریب رہے اور ان کی خدمت میں کوئی فروگذاشت نہیں چھوڑی۔ بالخصوص محدث کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے ساتھ قریبی تعلق رکھا۔ شیخ الحدیثؒ نے از خود اپنے گھر بلا کر اپنے رومال سے دستار بندی فرمائی اور دم وتعویذ کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔

مولانا کستوئی کا تعلق چونکہ ایک روحانی اور خانقاہی خاندان سے ہے۔ اس لئے روحانی اصلاح' تصوف و سلوک اور خدمتِ خلق آپ کا ہدف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بذلہ سنجی کا ایک ایسا ملکہ عطا فرمایا ہے کہ جب کسی محفل میں ہوتے ہیں تو تمام محفل پر چھا جاتے ہیں۔ مولانا کو اللہ نے تصنیف وتالیف کا ملکہ بھی عطا فرمایا ہے۔ خود تحریر فرماتے ہیں کہ ''میرا تصنیف وتالیف کے میدان میں آنا اُستاذِ مکرم مولانا سمیع الحق مدظلہ کی تشجیع وحوصلہ افزائی کی وجہ سے ہوا''۔

مولانا خود اپنے تصنیفی و تالیفی خدام کو دارالعلوم حقانیہ اور یہاں کے اساتذہ بالخصوص شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی دُعاؤں کا ثمرہ قرار دیتے ہیں۔ اب تک مولانا کے قلم سے ایک درجن سے زائد تصنیفات نکلی ہیں۔

۱۔عجائب قرآن : اس کتاب میں مولانا مدظلہ نے قرآن مجید کی تعریف، وحی کی تعریف، وحی کی اقسام، معجزہ اور سحر میں فرق، کتاب اللہ اور کلام اللہ میں فرق، قرآن مجید کے علمی عددی اعجاز، قرآن مجید میں عجمی الفاظ

کی تحقیق، عجمی الفاظ کے معلوم کرنے کے فوائد اور اس کے علاوہ قرآن مجید کے اور بہت سے عجائب ومضامین جمع کیے ہیں۔ یہ کتاب مولانا گستوئی نے بلوچستان کی پشتو میں لکھی تھی۔ احقر راقم الحروف نے اپنے محبوب استاد مولانا عبدالقیوم حقانی اور مولانا گستوئی کے حکم پر پشاوری پشتو اور اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ اب ہمارے محترم دوست ڈاکٹر میجر (ر) مقدس اللہ صاحب انگریزی میں ترجمہ کررہے ہیں۔ کسی کتاب کی مقبولیت کے یہ کافی ہے کہ ایک سال میں چار زبانوں کے ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکلیں۔ کتاب پر رسائل وجرائد کے علاوہ کوئٹہ بلوچستان کے ریڈیو نے بھی تبصرہ کیا ہے۔ بہرحال نہایت مفید اور نافع کتاب ہے۔ علماء وطلباء اور عوام کے لئے یکساں مفید ہے۔

۲۔ فضائل ومسائل جمعہ: مولانا گستوئی کی قلم سے سب سے پہلے یہی کتاب نکلی ہے۔ کتاب کے انتساب میں تحریر فرماتے ہیں: دررياضِ آفرينش رشتۂ گلدستۂ ام گرازچہ نیکاں نیم خودرا بہ نیکاں بستہ ام

محدث جلیل، استاد العلماء، قائد شریعت، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب نوراللہ مرقدہٗ کے نام!

جو احقر کے مربی وشیخ، مرکز علم دارالعلوم حقانیہ کے بانی ومہتمم، جہادِ افغانستان کے حامی و سرپرست، تحریک نفاذ شریعت کے داعی اور اپنے وقت کے عظیم محدث تھے۔ جن کی شفقت اور دعاؤں کی برکت سے اس گنہگار کو علم اور خدمتِ دین سے انتساب کی سعادت حاصل ہوئی"۔

مولانا موصوف نے اپنے علمی تحقیق اور ہمہ جہتی مطالعہ اور محنت ومشقت کرکے جمعہ کے فضائل ومسائل پر جامع کتاب لکھی۔ جس میں مولانا سمیع الحق مدظلہٗ اور مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہٗ کی وقیع تحریرات بھی موجود ہیں۔ یہ کتاب پہلی دفعہ مؤتمر المصنفین سے شائع ہوئی اور دودفعہ القاسم اکیڈمی سے چھپی۔ عام فہم، سلیس اور آسان انداز میں علماء، طلباء اور عوام الناس کے لئے یکساں مفید ہے۔

۳۔ زادالفقیر شرح اردو نحومیر: آج سے تقریباً بتیس (۳۲) سال قبل جب مولانا مدظلہٗ دارالعلوم حقانیہ سے سندِ فراغت حاصل کرکے گاؤں تشریف لے گئے تو انہی ایام میں مولانا نے فرصت کو غنیمت جان کر نحومیر پر ایک مبسوط شرح لکھی، مگر تیس سال تک وہ صرف ان کی الماری کی زینت بنی رہی۔ اب بحمداللہ دوسال قبل شائع ہوئی ہے، اور کسی مصنف ومؤلف کے لئے یقیناً یہ خوشی کی بات ہوتی ہے کہ ان کی حیات میں ان کی قلمی کاوش منظر عام پر آجائے اور عوام وخواص میں مقبول بھی ہو۔ چنانچہ یہی معاملہ مولانا موصوف کے ساتھ بھی ہوا ہے۔ بڑے بڑے علماء نے اس پر تقاریظ لکھے ہیں اور رسائل وجرائد نے بھی بہت اچھے تبصرے کیے ہیں۔ مولانا عبدالقیوم حقانی کتاب کے پیش لفظ میں تحریر فرماتے ہیں:

"مولانا صاحب کا ایک خاص اندازِ تدریس ہے۔ اسی طرح ان کا اپنا ایک خاص اندازِ تصنیف بھی ہے سمجھانے میں یدِطولیٰ رکھتے ہیں۔ ہنس مکھ ہیں اور لطائف میں اور روزمرہ کے امثال میں اصل مسئلہ سمجھادیتے ہیں۔ زادالفقیر اسی نہج پر مولانا کی ایک بہترین کاوش ہے"۔

یہ کتاب ۵۶۰ صفحات پر مشتمل ہے دو دفعہ القاسم اکیڈمی سے چھپی ہے، اب تیسری مرتبہ اشاعت کیلئے پھر پریس جارہی ہے

۴۔ الفتح المبین شرح مفید الطالبین : مفید الطالبین ابتدائی طلباء کو پڑھائی جاتی ہے۔ لطائف وظرائف، واقعات و حکایات اور ضرب الامثال میں ایک بہترین تربیتی کتاب ہے۔ مولانا گستوئی نے اس کی بھی ایک جامع اور مبسوط شرح لکھی ہے۔ ہر ضرب المثل ومقولہ کا ترجمہ، تشریح، لغوی تحقیق اور اسکے متعلق علماء کے اقوال، اشعار اور نحوی قواعد ذکر کیے ہیں۔ ۳۲۲ صفحات پر مشتمل اس شرح میں مولانا ظاہر شاہ حقانی اور مجھے بھی کام کرنے کی سعادت حاصل رہی ہے

۵۔ تذکرہ وسوانح حضرت عبدالحق گستوئی : مولانا موصوف کے والد گرامی حضرت عبدالحق نقشبندیؒ بہت بڑے بزرگ، ولی اور صاحب کشف وکرامت تھے۔ آپکی زندگی کے حالات وواقعات اگرچہ علاقوں کے لوگوں میں معروف ہیں، مگر آئندہ نسلوں کیلئے مولانا موصوف نے ان کے زہد وتقویٰ، استغناء، علم تصوف پر مکمل عبور، عجیب وغریب واقعات اور کرامات جمع کیے ہیں، جسے پڑھ کر علمی اور روحانی نفع یقینی ہوجاتا ہے۔ مولانا ظاہر شاہ حقانی نے اس کتاب میں بھی اپنے والد کیساتھ معاون ومرتب کے طور پر کام کیا ہے۔ گویا کہ اس کتاب کے ذریعے مولانا نے اپنے والد کی شخصیت کو زندہ اور اُجاگر کیا۔ ۲۳۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب خانقاہ گستوئیہ حضرت کلے ژوب بلوچستان سے شائع ہوئی ہے

۶۔ مسائل سلوک : علم تصوف اور سلوک وطریقت کے مسائل پر مشتمل کتاب ہے جو ابھی تک منظر عام پر نہیں آئی ہے، پریس جارہی ہے۔

۷۔ مجرباتِ گستوئی : مولانا مدظلہٗ کو والد گرامی حضرت عبدالحق نقشبندیؒ کے علاوہ محدثِ کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ سے بھی بعض عملیات وتعویذات میں اجازت حاصل ہے اور اسے مولانا موصوف خدمتِ خلق کے طور پر کررہے ہیں اور بحمدللہ بہت سے مریض ان سے شفایاب ہوئے ہیں۔ ان ہی عملیات وتعویذات کو یکجا کرنے کی ضرورت اشد محسوس ہورہی تھی۔ مولانا موصوف نے کثیر مشاغل ومصروفیات کے باوجود ان کو مرتب کردیا ہے۔

۸۔ مسجد الحرام کا تاریخی اور تحقیقی جائزہ : یہ کتاب کراچی میں مولانا موصوف کے کسی دوست نے لکھی تھی۔ جو انہوں نے مولانا کے حوالے کی۔ مولانا نے نئی ترتیب، حواشی اور وقیع مقدمہ کے ساتھ شعبۂ تصنیف وتالیف خانقاہ گستوئیہ ژوب سے شائع کردی ہے۔

۹۔ تسہیل مشکلات الہدایہ : فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہدایہ کے مشکل مقامات کی تسہیل کے ساتھ مختصر مگر جامع شرح مولانا موصوف کے زیر ترتیب ہے، اور آخری مراحل میں ہے۔

۱۰۔ التوضیح الشافی لدلائل الأحناف فی أصول الشاشی : مولانا مدظلہٗ کو خداوند قدوس نے تمام علوم وفنون میں بے مثال ملکہ عطاء فرمایا ہے، علم الأصول تو گویا ان کی گھٹی کی چھری ہے، درجہ ثالثہ میں پڑھائی جانے والی کتاب اصول